آئی ٹی کارنر

آئیڈیل

تحریر : ڈاکٹر سائرہ بانو

جنرل سیکریٹری کوآرڈی نیشن گروپ

رات کو ٹی وی پروگرام آرہا تھا جس میں بابائے انفارمیشن ٹیکنالوجی حنیف کالیا کو دکھایا گیا تھا جو کو آرڈی نیشن گروپ کے سربراہ تھے اور انہوں نے پاکستان میں پہلی ویب پورٹل کال پوائنٹ ڈاٹ کام تیار کی تھی جس میں انٹرنیٹ یوزرز کے لئے دلچسپی اور فائدے کی بے شمار چیزیں تھیں۔ کالیا صاحب اس وقت اپنے گروپ کے بارے میں بھی بتا رہے تھے اور انہوں نے خاص طور سے کیریئر گائیڈنس کے حوالے سے لیکچر دیا تھا۔ جمال نویں کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا مگر اسے شروع سے ہی کمپیوٹر سے بہت دلچسپی تھی۔ اس کے گھر میں نہ کمپیوٹر تھا اور نہ انٹرنیٹ مگر اس اکیسویں صدی کی اس زبان آئی ٹی سے گہرا لگائو تھا اس کا دوست ارشاد اسے اس نئی اور ضروری ٹیکنالوجی کے بارے میں بتاتا رہتا تھا۔ ارشاد کے گھر میں انٹرنیٹ کمپیوٹر وغیرہ سب تھی۔ اس کے بڑے بھائی اور بہنیں کمپیوٹر کے استعمال سے بھی واقف تھے اور نیٹ پر خوب سرفنگ کیا کرتے تھی۔ ارشاد کے گھر میں کبھی کبھار جمال بھی عصر حاضر کی اس اہم ٹیکنالوجی کے بارے میں جان لیا کرتا تھا اور اس طرح اسے اس سے اچھی خاصی واقفیت حاصل ہوگئی تھی۔ ارشاد کے سب بہن بھائیوں نے آئی ٹی کی تعلیم و تربیت حاصل کی تھی۔ اور اب بھی کر رہے تھی۔ ان لوگوں کے ذریعے جمال کو کو آرڈی نیشن گروپ اور حنیف کالیاصاحب کے بارے میں پتا چلا تھا۔ بس جب سے اسے ایسا شوق ہوا تھا کہ وہ ٹی وی پر آئی ٹی کے حوالے سے آنے والا کوئی بھی پروگرام نہیں چھوڑتا تھا۔

حنیف کالیا نے ٹی وی پرکیریئر گائیڈنس کے حوالے سے جو باتیں کی تھیں ان کے بارے میں جان کر جمال کو بہت خوشی ہوئی تھی۔ اس کے ذہن میں اٹھنے والے بہت سے سوالوں کے جواب بھی مل چکے تھی۔ نویں کلاس کا اسٹوڈنٹ ہونے کے باوجود وہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے بارے میں اتنا کچھ جان چکا تھا کہ بڑی کلاسوں کے طلباء و طالبات کو بھی معلوم نہیں تھا۔

جمال حنیف کالیا صاحب کو اپنا آئیڈیل مانتا تھا اُس نے ابھی تک حنیف کالیا صاحب کو صرف ٹی وی پر دیکھا تھا۔ ان کی باتیں رسالوں، اخبارات میں سنی تھیں وہ ان سے ملنے کا آرزو مند تھا۔ ان سے باتیں کرنا چاہتا تھا۔ انہیں قریب سے دیکھنا چاہتا تھا۔ اس نے ارشاد کے بڑے بھائی سے انکل حنیف کالیا کے دفتر کا پتہ اور فون نمبر معلوم کر لیا تھا۔ وہ ان کے دفتر جانا چاہتا تھا مگر پھر اسے خیال آیا کہ بڑے لوگ اس طرح آسانی سے نہیں ملتے اور نہ عام لوگوں سے بات کرنا پسند کرتے ہیں۔ ان سے ملنے کے لئے پہلے سے وقت لینا پڑتا ہی۔ یہ سوچ کر اس نے ارادہ کر لیا کہ وہ انکل حنیف سے ملنے کا وقت لے گا۔ چنانچہ اس نے ان کے دفتر کا فون نمبر نکالا اور وہ نمبر ڈائل کیا۔

ہیلو... کو آرڈی نیشن گروپ‘‘۔ دوسری طرف سے کسی لڑکی کی شوخ آواز سنائی دی۔’’

وہ مجھے انکل حنیف کالیا سے ملنا ہی۔‘‘ جمال نے ڈرتے ڈرتے کہا۔’’

آپ کون ہیں؟ کس سلسلے میں ملنا چاہتے ہیں؟ کہاں سے بول رہے ہیں؟‘‘ اس لڑکی نے ایک ساتھ اتنے سوالات کر ’’ دیے کہ جنہیں سن کر جمال بوکھلا گیا اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ جواب میں کیا کہی۔ پہلے تو اس کا دل چاہا کہ فون بند کر دے مگر پھر ہمت کی اور آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا۔

میرا نام جمال ہی... میں کلاس نہم میں پڑھتا ہوں۔ کراچی میں رہتا ہوں۔ انکل سے مل کر کچھ باتیں کرنا چاہتا ’’ ...ہوں ‘ ‘

مگر بیٹا! حنیف کالیا صاحب تو بے حد مصروف آدمی ہیں۔ کبھی انہیں کسی ورکشاپ میں شرکت کرنی ہوتی ہے کبھی ’’ کسی سیمینار میں تقریر کرنی ہوتی ہی۔ کبھی وہ کسی تقریب کے مہمان خصوسی ہوتے ہیں۔ کبھی کسی تقریب کی صدارت کر رہے ہوتے ہیں...‘‘ٹیلی فون آپریٹر غالباً سمجھ چکی تھی کہ دوسری طرف سے بولنے والا بچہ محض محبت میں کالیا صاحب سے ملنے کا خواہش مند ہی۔

کون ہے مس روبینہ!‘‘ اسی وقت جمال نے ریسیور میں ایک شفیق نرم اور ملائم آواز سنی وہ آواز سنتے ہی پہچان گیا ’’
کہ یہ کوئی اور نہیں بلکہ انکل حنیف کالیا ہیں۔ وہ واقعی حنیف کالیا تھے جو اپنے کمرے سے ابھی ابھی باہر نکلے تھے کہ انہوں نے اپنے ٹیلی فون آپریٹر کو فون پر کسی سے باتیں کرتے پایا... وہ جس طرح بات کر رہی تھی اس سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ کسی بچے کو سمجھانے کی کوشش کر رہی ہی۔ کالیا صاحب کی ٹیلی فون آپریٹر انہی کی طرح ہنس مکھ اور خوش مزاج تھیں۔

سر! وہ نویں کلاس کا ایک بچہ ہے آپ سے ملنا چاہتا ہی۔‘‘ روبینہ کی آواز ابھری۔’’

بلائو... اس سے کہو کہ آج کسی بھی وقت آجائی‘‘۔ جمال نے ریسیور پر انکل حنیف کی آواز سنی۔ ’’مگر سر! آج تو ’’
آپ کو دو تقریبات میں جانا ہے اور دونوں میں آپ مہمان خصوصی ہیں‘‘۔ روبینہ کی پریشانی میں ڈوبی ہوئی آواز جمال کے کان میں پڑی۔

میں چلا جائوں گا۔ ان تقریبات میں کافی دیر ہی... رات کو نو بجے کے بعد ہوں گی وہ... مگر میں اس بچے سے ’’
ضرور ملنا چاہوں گا۔‘‘ حنیف کالیا صاحب نے کہا۔ پھر ان کی آواز ریسیور سے سنائی دی‘‘۔ بیٹا! کیا نام ہے آپ کا؟ آپ دن میں ’’کسی بھی وقت میرے پاس آجائیں۔

‘ ‘ ...انکل! میرا نام ہے جمال مگر آپ کو تو آج’’

تم اسے چھوڑو اور فوراً آجائو۔‘‘ حنیف کالیا صاحب نے کہا‘‘ میری نظر میں میرے وطن اور میری قوم کے نوجوانوں ’’
’’اور اسٹوڈنٹس سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہیں ہی۔

مگر انکل میں تو ایسے ہی ملنا چاہ رہا تھا کہ آپ سے عام سی باتیں کرنا چاہتا تھا۔‘‘ جمال نے کہا ۔’’

میں جانتا ہوں۔ مگر میری نظر میں میرے نوجوانوں اور میرے طلبہ و طالبات کی بڑی اہمیت ہی۔ اور ان کی خاطر ’’
میں سب کچھ کرسکتا ہوں۔ ہر اہم تقریب اور محفل کو چھوڑ سکتا ہوں۔‘‘ انکل حنیف کالیا کے لہجے میں بڑا خلوص اور بڑی سچائی تھی۔

جمال نے فون کر کے ساری بات ارشاد کو بتائی اور اس سے کہا کہ وہ آجائے تاکہ دونوں مل کر انکل حنیف کے دفتر جائیں۔ دوپہر کو ارشاد آگیا پھر دونوں دوست انکل حنیف کے دفتر پہنچ گئی۔ جمال سمجھ رہا تھا کہ یہ چونکہ ایک بہت بڑے آدمی کا دفتر ہے اس لئے انہیں نہ جانے کتنا انتظار کرنا پڑے گا مگر ایسا نہیں ہوا۔ حنیف کالیا صاحب کی سیکریٹری نے جمال اور ارشاد سے ان کے نام پوچھی۔ اندر کالیا صاحب کو انٹرکام پر بتایا اور دونوں کو اندر جانے کا اشارہ کر دیا۔

جب ارشاد اور جمال انکل حنیف کالیا کے دفتر میں داخل ہوئے تو کالیا صاحب نے بڑی دلآویز مسکراہٹ کے ساتھ انہیں خوش آمدید کہا۔ جمال کو توقع نہیں تھی کہ انکل کالیا اتنی شفقت کے ساتھ پیش آئیں گے وہ بے حد ہنس مکھ انسان تھی۔ ان کے ہونٹوں کے ساتھ ان کی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔ اپنے سامنے بیٹھے ان بچوں کو دیکھ کر انہیں بہت خوشی ہو رہی تھی۔ ان کی پیشانی دمک رہی تھیں ان کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک تھی۔ ان بچوں کو دیکھ کر احساس ہو رہا تھا کہ یہ مستقبل میں بہت آگے جائیں گے اور یہ کہ ان میں آگے بڑھنے کی صلاحیت بھی ہی۔

اس کے بعد انکل حنیف کالیا ان بچوں کے ساتھ بچے بن گئی۔ انہوں نے انہیں آئی ٹی کے بارے میں بہت کچھ بتایا اس کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کیا۔ صنعتوں اور دیگر اداروں میں آئی ٹی کے کردار کے بارے میں بتایا بالخصوص تحقیق اور ریسرچ کے کاموں میں آئی ٹی کے رول پر بھی روشنی ڈالی۔ حالانکہ ان میں سے بہت سی باتیں اتنی بڑی اور مشکل تھیں کہ وہ نویں کلاس کے بچوں کے اعتبار سے زیادہ پیچیدہ تھیں مگر حنیف کالیا صاحب کا انداز بیان ایسا تھا اور وہ ایسے الفاظ کا انتخاب کر کے ان دونوں سے گفتگو کر رہے تھے کہ ارشاد اور جمال کی سمجھ میں سب کچھ آرہا تھا۔ انہٰں کوئی بھی بات سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آرہی تھی۔

بہت بہت شکریہ انکل...‘‘ آخر کار وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئی۔’’

میرے دوستو! میں تمہارا دوست ہوں... جب دل چاہے میرے پاس آسکتے ہو... میں اور میرا کو آرڈینیشن گروپ ’’
تمہاری ہر طرح سے مدد کرے گا۔ کیریئر گائیڈنگ کے حوالے سے تمہاری راہ نمائی کرے گا۔‘‘ انکل حنیف کالیا نے پیار سے ان دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرا اور خوشگوار یادوں اور مستقبل کی اچھی امیدوں کے ساتھ واپس روانہ ہوگئی۔

*****

نوٹ) :اِس کہانی میں اِس سے ذیادہ کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ آئیڈیل ازم پر بیس کر کہ لکھی گی ہی‌سارے پوسیبل ایڈٹ میں)
نے کر دیے ہیں